تین پسندیدہ صفات

19-May-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ

یعنی جو شخص مجھ پر سو(100)مرتبہ دُرُودِپاک پڑھے گا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جَہَنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(معجم اوسط،من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲،حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَعْد بنْ اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صحابیٔ رَسُول ہیں اور اُن 10 خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں، جنہیں مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں ہی جنّت کی بشارت عطا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت بہادر، جوشِ ایمانی رکھنے والے، بڑے متقی، پرہیز گار اور عِبادت گزار تھے۔ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال فرمارہے تھے کہ آپ کا بیٹا عُمر بن سَعْد آیا اور بولا: ابا جان...! آپ یہاں اُونٹ بکریوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں جبکہ لوگ وہاں خلافت کی باتیں کر رہے

[1] ...جامع صغیر، صفحہ:81،حدیث:1284۔

www.dawateislami.net

ہیں، حضرت سَعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کے سینے پر ہاتھ مارا اَور فرمایا: اُسْکُتْ خاموش ہو جاؤ...! پھر آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک سُنائی، فرمایا: میں نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی اور گمنام بندے سے محبت فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک مختصر حدیث پاک جو حضرتِ سَعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو سُنائی اور انہیں سبق دیا کہ دُنیا میں مقام و مرتبے اور منصب کی خواہش کرنا فضیلت کی بات نہیں بلکہ تقویٰ اختیار کرنا، غنی بننا اور گمنام رہنا باعثِ فضیلت ہے۔ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس بندے کے اندر یہ 3 اَوصاف پائے جائیں، اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب آیئے! ان 3 پسندیدہ صِفات کی وَضاحت سنتے ہیں:

پہلی پسندیدہ صفت: تقویٰ

پہلی صفت ہے: تقوی۔ پارہ 3، سورۂ آلِ عمران، آیت: 76 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾ (پارہ 3، سورۃ آلِ عمران: 76)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے۔

1... مسلم، کتاب: الزہد، صفحہ: 1135، حدیث: 2965۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ اَصْلِ بندگی ہے، امام فخرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بارے میں ایک علمی نکتہ بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایک مقام پر قرآنِ کریم کی یہ صِفت بیان فرمائی کہ قرآنِ کریم اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہدایت ہے، ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ (پارہ1، سورۃُ البقرہ:2)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

دوسری جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

هُدًى لِّلنَّاسِ (پارہ2، سورۃُ البقرہ:185)	ترجمہ کنزُالعِرفان: جو لوگوں کے لئے ہدایت۔

امام رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِن دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو نتیجہ نکلے گا کہ حقیقت میں اِنْسان کہلانے کا حق دار وہ بندہ ہے جو متقی ہے، جو متقی نہیں وہ حقیقت میں اِنْسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں۔[1]

اس بات کو ایک مثال سے سمجھئے! مثال کے طور پر ایک بَس مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جارہی ہے اور اس میں 72 مُسَافِر بیٹھے ہیں، اگر کوئی شخص کہے کہ ڈرائیور 72 مُسَافِروں کو مدینہ منورہ لے جارہا ہے، تو یہ بھی دُرُست ہے اور اگر کوئی کہے کہ ڈرائیور پُوری بَس کو مکے سے مدینے کی طرف لے جارہا ہے تو یہ بھی دُرُست ہے، دونوں کا مطلب ایک ہی بنے گا کہ 72 مُسَافِر جو بَس میں بیٹھے ہیں، ڈرائیور بَس کو چلاتے ہوئے انہیں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ لے جارہا ہے۔

اسی طرح اللہ پاک نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ قرآنِ کریم تمام انسانوں کے

1... تفسیر کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:2، جلد:1، صفحہ:268۔

www.dawateislami.net

لئے ہدایت ہے، دوسرے مقام پر فرمایا: قرآنِ کریم متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو مطلب یہی بنے گا کہ جو اِنْسان ہے وہی متقی ہے اور جو متقی ہے وہی حقیقت میں اِنْسان کہلانے کا حق دار ہے۔

تقویٰ اَصْلِ نیکی ہے

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بندگی کی اَصْل تقوی ہے، اسی طرح نیکی کی اَصْل بھی تقویٰ ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ (پارہ2، سورۃ البقرۃ:189)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو پرہیز گار ہوتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے اِحْرام باندھ لیتے، پھر اگر انہیں کسی ضرورت سے اپنے گھر جانا ہوتا تو گھر کے دروازے سے داخِل نہیں ہوتے تھے بلکہ گھر کی پچھلی دیوار توڑ کر اندر آتے تھے اور اس کام کو نیکی سمجھتے تھے، اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور اللہ پاک نے فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے پیچھے سے آؤ، اَصْل نیکی تقویٰ ہے۔[1]

مَعْلُوم ہوا اَصْل میں نیکوکار وہ شخص ہے جو تقویٰ والا ہے اور یہ واضِح بات ہے:

❁ حقیقت میں پابندی کے ساتھ نماز وہ پڑھ سکتا ہے جس کے اندر خوفِ خُدا موجود ہو ورنہ کتنے ایسے ہیں جنہیں فرصت مِل جائے تو نماز پڑھ لیتے ہیں، نہ ملے تو مَعَاذَ اللہ! نمازیں

1... صراط الجنان، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:189، جلد:1، صفحہ:304۔

www.dawateislami.net

قضا کر دیتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو مسجد میں آتے تو نماز پڑھنے ہیں مگر غیبتیں کر کے، چغلیاں کر کے، مسجد کی بے ادبی کر کے، مسجد میں دُنیوی باتیں کر کے گُناہوں کی گٹھڑی سَر پر ڈال کر لے جاتے ہیں، ۞ روزہ بھی حقیقت میں وہی رکھ سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے روزہ دار ایسے ہیں جو روزے میں ٹائم پاس کے نام پر فضولیات میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی تو روزہ رکھ کر گُنَاہ کرنے سے بھی باز نہیں آتے، ۞ حج بھی حقیقت میں وہی کرتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو دورانِ طواف بھی بَس سیلفیاں بنانے میں مَشْغول رہتے ہیں، اسی طرح صدقہ و خیرات، غریبوں کی مدد، دوسروں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ یہ سارے نیک اعمال حقیقت میں وہی کر سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہو، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو نیکی کر کے بھی ثواب ضائع کر دیتے ہیں، کبھی ریاکاری میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کبھی صدقہ و خیرات کر کے اِحْسَان جتلانے لگتے ہیں۔

غرض؛ معلوم ہوا حقیقت میں نیکوکار وہی ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے۔ حضرت ابراہیم تیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں موت کی یاد کے لئے کَثْرت سے قبرستان میں جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا، میں نے خواب دیکھا: ایک کھلی ہوئی قبر ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: یہ زنجیر پکڑو اَور اس کے منہ میں داخِل کر کے نیچے سے نکالو۔ اس پر وہ مُردَہ کہنے لگا: یااللہ پاک! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں تیرے حُرمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو ایک کہنے والے نے اسے پُکار کر کہا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعْمال کیا کرتا تھا

لیکن جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اِعلانِ جنگ کیا کرتا تھا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے

تَصَوُّف کی مشہور کتاب "رِسَالَہ قُشَیْرِیَہ" میں ہے، حضرت شیخ کَتَّانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا کی تقسیم آزمائش پر کی گئی ہے اور آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے۔[2] یعنی دُنیا میں عِزَّت، مرتبہ و مقام، بلندی، ترقی، کامیابی اُسے ملتی ہے جو زیادہ محنت کرتا ہے جبکہ آخرت میں بلند درجات، زیادہ عِزَّت، زیادہ مقام و مرتبہ اسے ملے گا جو زیادہ تقویٰ والا ہوگا۔ چنانچہ پارہ: 12، سورۂ ہُود، آیت: 49 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾ (پارہ 12، سورۃ ھود: 49)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک اچھا انجام پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

ایک مقام پر اللہ پاک جنّت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (پارہ 4، سورۃ آل عمران: 133)	ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا اللہ پاک نے جنَّت بنائی ہی اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہے، لہٰذا جو زیادہ متقی ہوگا، اسے جنّت میں زیادہ بلند درجات نصیب ہوں گے، اسے زیادہ نعمتیں ملیں گی۔

1... جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 69۔
2... رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ: 219۔

www.dawateislami.net

تقویٰ کے مزید فضائل و فوائد

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه تقویٰ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اِن کی اللہ پاک تعریف فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اللہ پاک اِن کی دُشمنوں سے حفاظت فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اللہ پاک کی طرف سے خصوصی تائید اور نُصرت ملتی ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اُن کے تقویٰ کی برکت سے دُنیا میں رزقِ حلال نصیب ہوتا ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے اَعْمال کی اِصْلاح ہو جاتی ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے گُناہ مُعَاف ہوتے ہیں ❁ تقویٰ کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ آخرت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کے محبوب بندے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ عزت والے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ کو موت کے وقت اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو موت کے وقت عذابِ آخرت سے نجات کی بشارت دی جاتی ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ جہنّم سے محفوظ رہیں گے ❁ اَہْلِ تقویٰ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقویٰ کیا ہے؟

ایک روز خلیفۂ دُوُم، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے فرمایا: اے کعب! بتایئے تقویٰ کیا ہے؟ حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کبھی ایسے راستے سے

1...منہاج العابدین، صفحہ: 144 تا 148۔

www.dawateislami.net

گزرے ہیں جس پر کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: ہاں، بالکل میرا ایسے راستے سے گزر ہوا ہے۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: تب آپ ایسے راستے سے کس طرح گزرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کانٹوں سے بچتا ہوں اور اپنے کپڑے سمیٹ لیتا ہوں۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: ذٰلِكَ التَّقْوٰی اے امیر المؤمنین! بَس یہی تقویٰ ہے۔(1)

مطلب یہ کہ ہم اس دُنیا میں آئے، اللہ پاک نے ہمیں پاکیزہ روح عطا فرمائی، پاک صاف دل عطا فرمایا، اب ہم اس دُنیا سے گزر کر آخرت کی طرف جا رہے ہیں، گویا یہ دُنیا ایک راستہ ہے اور اس راستے پر کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ایک طرف شیطان ہے، ایک طرف نفس ہے، ایک طرف محبتِ دُنیا ہے، ایک طرف مال کی محبت ہے، حَسَد، بغض، کینہ، خواہش پرستی وغیرہ وغیرہ ہزاروں گُناہ اور ہزاروں گُناہ کے راستے، یہ سب گویا کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ہم نے زِندگی کے اس سَفَر میں اپنی پاکیزہ رُوح کو، اپنے دِل کو ان کانٹے دار جھاڑیوں (یعنی گُناہوں) سے بچاتے ہوئے گزر جانا ہے، بَس اسی چیز کا نام تقویٰ ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک مرتبہ سَفَر پر تھے، راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا، مرید بھی ساتھ تھے، حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنی قمیض مبارک دھوئی، مریدین نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! یہ قمیض سامنے والی دیوار پر پھیلا دی جائے تاکہ سوکھ جائے۔ فرمایا: نہیں! یہ جس کی دیوار ہے ہم نے اس سے اجازت نہیں لی۔ مُرِیدوں

1... تفسیرِ بغوی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 2، جلد: 1، صفحہ: 13۔

www.dawateislami.net

نے عرض کیا: پھر اس کو درخت کی ٹہنی پر لٹکا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: درخت کی ٹہنی پر پرندے بیٹھتے ہیں، ہم پرندوں سے ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں چھین سکتے۔ مُریدوں نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! پھر اس قمیض مبارک کو ہم گھاس پر پھیلا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں! گھاس جانوروں کا کھانا ہے، ہم ان کا کھانا اِن سے چُھپا نہیں سکتے۔ آخر حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنی قمیض مبارک کو اپنی پیٹھ پر ڈالا اور اپنی پیٹھ سُورج کی طرف کر دی یہاں تک کہ قمیض مبارک سُوکھ گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے تقویٰ...!! ہم اِس دُنیا میں جو بھی کام کریں نہایت سنبھل کر، سوچ سمجھ کر، پُوری احتیاط کے ساتھ کریں تاکہ کہیں سے بھی گُنَاہ یا حق تلفی وغیرہ میں نہ پڑ جائیں، جس طرح ہم نے اپنی پسند کے نئے اور قیمتی کپڑے پہنے ہوں، بارِش آجائے، راستہ کچا ہو، راستے میں کیچڑ ہو تو ہم وہاں سے سنبھل سنبھل کر پُوری احتیاط کے ساتھ پاؤں رکھتے ہیں، کپڑے سمیٹ لیتے ہیں کہ کہیں پاؤں پھسل نہ جائے، کپڑوں پر کیچڑ نہ لگ جائے، اسی طرح زِندگی کے سَفَر میں ہر کام سنبھل سنبھل کر، خوب سوچ بچار کر کے کرنا ہے، ہم جو بھی کام کریں، اس سے پہلے خوب سوچ لیا جائے کہ کہیں اس کام میں گُنَاہوں کے پہلو تو نہیں ہیں؟ دُکان بنانی ہے، کاروبار چلانا ہے، نوکری کرنی ہے، شادِی کرنی ہے، سَفَر پر جانا ہے، کچھ خریدنا ہے، بیچنا ہے، غرض جو بھی کرنا ہے، پُوری احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ کر، شرعی رہنمائی لے کر وہ کام کرنا ہے تاکہ ہم گُنَاہوں سے پُوری طرح بچ سکیں۔

1...رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ:221۔

www.dawateislami.net

تقویٰ کیسے ملے؟

اے عاشقانِ رسول! رہی یہ بات کہ ہمیں تقویٰ حاصل کیسے ہو گا؟ اس کے لئے عرض ہے کہ تقویٰ کی اَصل ہے: گُناہوں سے بچنا۔ اور گُناہوں سے بچنے کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: **نمبر 1:** گُناہوں کی معلومات۔ **نمبر 2:** دِل میں گُناہوں سے نفرت۔

اگر بندے کو گناہوں کی معلومات ہی نہ ہوں تو ظاہِر ہے وہ گناہوں سے بَچ نہیں پائے گا۔ اور اگر گُناہوں کی معلومات تو ہوں مگر دِل میں گُناہوں سے نفرت نہ پائی جائے، تب بھی گُناہوں سے بچنا، نہایت دُشوار ہے۔

اب سُوال یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں کیسے حاصل ہوں گی؟ اس کے لئے عرض یہ ہے کہ گناہوں کی معلومات تو آج کل بڑی آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں، مثلاً ۞ ہر ہفتے کو شیخ طریقت امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، اس میں دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات پر سُوالات پوچھتے ہیں اور آپ اپنے عِلْم اور تجربے کی روشنی میں ان کے جوابات ارشاد فرماتے اور باریک علمی نکات بیان فرماتے ہیں۔ یُوں سمجھ لیجئے کہ "مدنی مذاکرہ" عِلْمِ دین حاصل کرنے کے لئے ***weekly*** ایک کلاس ہے اور یہ کلاس دورِ حاضِر کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پڑھاتے ہیں۔ لہٰذا پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنایئے، ڈائری، قلم وغیرہ اپنے پاس رکھیئے، شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو مدنی پھول ارشاد فرمائیں، لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرتے جایئے، اس طرح آہستہ آہستہ انشاء اللہ گناہوں کی کافی ساری معلومات ہو

جائیں گی۔ ۞ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کئی کتابیں ہیں، مثلاً **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** 2 جلدوں پر مشتمل کتاب ہے، **"گناہوں کے عذابات"** مختصر مگر جامع کتاب ہے، اس میں 52 گناہوں کا ذکر ہے اور اس میں ہر گُناہ کی تعریف (Defination)، اس کے متعلق قرآنی آیت و حدیث، اُس گُناہ کا حکم، اُس گناہ میں پڑنے کے اسباب اور بچنے کے طریقے بھی لکھے گئے ہیں۔ یُونہی مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتابیں مثلاً *- **76 کبیرہ گُناہ** *- **گناہوں کی نحوست** *- **نیکیوں کی جزائیں اور گُناہوں کی سزائیں** *- **مکاشفۃ القلوب** وغیرہ، یہ کتابیں مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر لی جائیں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ ***www.dawateislami.net*** سے ڈاؤنلوڈ کر لی جائیں اور ہدف بنا کر ان کا مطالعہ کیا جائے۔

گُناہوں کی معلومات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دار الافتاء اہلسنت کا نمبر اپنے پاس محفوظ کر لیجئے، جب بھی کوئی اَہَم کام کرنے لگیں، کسی مُعَاملے میں گُناہ ہونے کا شُبہ ہو یا کسی غیر شرعی کام میں جاپڑنے کا اندیشہ ہو تو دار الافتاء اہلسنت سے یا کسی بھی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رابطہ کر لیا جائے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے دار الافتاء اہلسنت موبائل اپلی کیشن جاری کر دی ہے، اپنے اسمارٹ فون پر یہ اپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، وقتاً فوقتاً اس میں دیئے گئے فتاویٰ جات کا مطالعہ کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں عِلْمِ دین سیکھنے کو ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ گُناہوں کی معلومات بھی حاصِل ہو جائیں گی۔

باقی رہی "دِل میں گُناہ کی نفرت" یہ کیسے ملے گی؟ اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک زبردست نسخہ ارشاد فرمایا ہے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں تقویٰ حاصِل کرنے

کی صُورت یہ ہے کہ 5 اعضاء کی خصوصیت کے ساتھ نگرانی کی جائے۔ وہ 5 اعضاء یہ ہیں:

(1): آنکھ (2): کان (3): زبان (4): پیٹ اور (5): دِل[1]

یعنی آنکھ کو گُناہوں مثلاً فلموں ڈراموں وغیرہ سے بچایا جائے، کانوں کو گُناہوں سے مثلاً گانے سننے، غیبت سننے، فحش باتیں وغیرہ سننے سے بچائے، زبان کو غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ سے بچائے، پیٹ میں حرام لقمہ نہ جانے دے، اسی طرح دِل کو حَسَد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری وغیرہ سے بچائے رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ دِل صاف ہو گا، دِل کا میل اُترے گا اور دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

اگر ہم یہ دو کام کر لیں، گُناہوں کے متعلق معلومات حاصِل کرتے رہیں، اپنے اعضاء کو گُناہوں سے بچا کر دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری پسندیدہ صفت: غِنَا

اللہ پاک کے محبوب بندے کا دوسرا وَصف جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا، وہ ہے: غنا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غَنِی بندے سے محبت فرماتا ہے۔

لفظ: غَنِی کا معنیٰ ہے: بے نیازی اور یہ اللہ پاک کی صفت ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ | ترجمہ کنزُالعِرفان: اے لوگو! تم سب اللہ کے

1... منہاج العابدین، صفحہ: 162۔

www.dawateislami.net

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ (پارہ22، سورۃ فاطر:15) | محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا ہم سب کے سب اللہ پاک کے محتاج ہیں اور اللہ پاک غنی و بے نیاز ہے۔ لہٰذا یہ والی صفت غِنا یعنی مکمل طور پر بے نیازی اِنْسان کو ملنا ناممکن ہے۔

البتہ وہ غِنا جو بندے کی صفت ہے، یہ اَصْل میں غِنَا نہیں بلکہ فقر ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فَقْر کے 6 درجات بیان فرمائے ہیں، ان میں جو فقر کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسے غِنَا کہا جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ دُنیا کی ہر چیز سے، مال و دولت وغیرہ سے بے نیاز ہو جائے۔ لہٰذا وہ بندہ جس کے نزدیک مال و دولت کی کوئی حیثیت نہ ہو، مال و دولت ملنا یا نہ ملنا اس کے نزدیک برابر ہو، ایسے شخص کو غنی کہتے ہیں۔[1]

منقول ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے آپ کے حَوَّاریوں نے پوچھا: اے رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! کیا وجہ ہے کہ آپ پانی پر ایسے چل لیتے ہیں جیسے ہم زمین پر چلتے ہیں مگر ہم ایسے نہیں چل سکتے؟ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہارے نزدیک دِرْہم و دِینار کی کیا اہمیت ہے؟ حواریُوں نے عرض کیا: ہمارے نزدیک دِرْہم و دینار کی اچھی قدر و منزلت ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میرے نزدیک دِرْہم و دِینار اور مٹی کا ڈھیلا برابر ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَصْل غِنا اور یہی وہ وَصْف ہے کہ جس بندے میں یہ وَصْف پایا جائے اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

1...احیاءُ العلوم (مترجم)، جلد:4، صفحہ:564، خلاصۃً۔
2...احیاءُ العُلوم (مترجم)، جلد:3، صفحہ:702۔

www.dawateislami.net

اب یہ غِنا ہمیں حاصِل کیسے ہو؟ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے خالِق و رازِق اور مالِک ہونے پر دِل سے مطمئن ہو جائے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو سب سے بڑا غنی بننا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود مال و اسباب کے بجائے اللہ پاک کے خزانۂ قُدرت پر زیادہ بھروسہ کرے۔

معلوم ہوا کہ اگر ہم اللہ پاک کے خزانۂ قُدرت پر کامِل بھروسہ کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمیں غِنَا کی دولت نصیب ہو جائے گی۔ ہمارے پاس مال ہے تو بھی اُس پر بھروسہ نہیں بلکہ بھروسہ اللہ پاک پر ہو، مال کا کیا بھروسہ، یہ آج ہے، ہو سکتا ہے کل نہ ہو۔ ۞اسی طرح غربت آگئی، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞کاروبار ٹھپ ہو گیا، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے، بچے بھوکے ہیں، کوئی بات نہیں اللہ مالِک ہے ۞پریشانی آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞مشکل آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞نوکری نہیں مِل رہی، اللہ مالِک ہے۔ یُوں بندے کے حالات کیسے ہی ہوں، اُس کا ذِہن یہ بنا رہے کہ اللہ پاک مالِک ہے، اللہ پاک میرا خالِق ہے، اللہ پاک رِزْق عطا فرمانے والا ہے، جب یہ پختہ ذِہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمارے دِل میں دُنیا سے، دُنیوی مال و دولت سے، دُنیاداروں سے غِنَا یعنی بے نیازی کی صفت پیدا ہو جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری پسندیدہ صفت: خِفاء (یعنی گمنامی)

اللہ پاک کے محبوب اور پسندیدہ بندے کا تیسرا وَصف جو حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا، وہ ہے: خِفاء یعنی گمنامی۔ یعنی وہ شخص جو لوگوں میں اپنی شہرت نہیں چاہتا، ہر نیکی

چھپ کر کرتا ہے، خود گمنام رہتا ہے، ایسا شخص بھی اللہ پاک کا محبوب اور پسندیدہ ہے۔

ایک حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بندۂ مومن کے 6 اَوصاف بیان فرمائے اور فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابلِ رَشک دوست وہ ہے (جس میں 6 اَوصاف پائے جائیں) پھر اُن 6 اَوصاف میں ایک یہ بیان فرمایا: وہ لوگوں میں چھپا ہوا ہو، لوگ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کریں۔[1]

اسی مفہوم کی ایک حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیوی کمالات، دولت، صحت، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات مثلاً عِلْم، عِبَادت، ریاضت میں اس کی شہرت نہ ہو کہ عوام کے لئے شہرت خطرناک ہی ہے، اس سے عموماً دِل میں غرور، تکبر پیدا ہو جاتے ہیں، ایسی شہرت سے گمنامی اچھی ہے، ہاں! بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ شہرت سے متکبر نہیں ہوتے، وہ سمجھتے ہیں کہ نیک نامی و بدنامی اللہ پاک کے قبضہ میں ہے، لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں، انہیں زِندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے دیر نہیں لگتی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** بیان کی گئی حدیثِ پاک سے گمنامی پسند کرنے والے شخص کی شان کا اندازہ کیجئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابلِ رَشک دوست۔

جس کے دِل میں مدنی آقا، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت آجائے، وہ اللہ

1...ترمذی، کتاب: الزُّہد، صفحہ: 561، حدیث: 2347۔
2...مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 136۔

www.dawateislami.net

پاک کا محبوب بن جاتا ہے تو جسے حُضور، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دوست فرمائیں بلکہ دوست بھی نہیں اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ سب سے قابلِ رَشک دوست فرمائیں، اس کی شان و عظمت کا کیا عالَم ہو گا؟ اور دیکھئے! سردارِ انبیاء، محبوب خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے قابلِ رَشک دوست کون ہے؟ وہ جو گمنامی کو پسند کرتا ہو۔

اب ایک طرف تو پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان ہے اور دوسری طرف ہم اپنی حالت بھی دیکھ لیں، آہ! اَفسوس...!! آج کل سستی شہرت کے حُصُول میں گویا دَوڑ لگی ہوئی ہے، کیا شہری، کیا دیہاتی، کیا چھوٹا، کیا بڑا، ایک تعداد ہے جو سوشل میڈیا کے ذریعے شہرت حاصِل کرنے میں کوشاں ہے، بعض تو فضُول اور بعض گُناہوں بھری ویڈیوز بنا کر خود کو مشہور کرنے کے چکروں میں ہیں، آہ! ہم کپڑے خریدیں تو یہ ذہن رکھ کر کہ ایسے کپڑے ہوں کہ جو دیکھے بَس واہ واہ ہی کرتا رِہ جائے، خوشبو خریدنی ہو تو ایسی کہ بَس لگا کر جہاں سے ایک بار گزر جاؤں، وہ فضائیں مہک جائیں، افسوس! ہم پاؤں میں پہننے کا جوتا پسند کرنے میں بھی اس لئے گھنٹوں لگا دیتے ہیں کہ ایسا جوتا ہو کہ جو دیکھے بس دیکھتا ہی رِہ جائے۔ شادِی کا موقع ہو تو دکھلاوا، عید تہوار ہو تو دکھلاوا۔ کاش...!! شہرت طلبی جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماری سے جان چھوٹ جائے، کاش! ہم اللہ پاک کی رِضا پانے والے بن جائیں، کاش! زِندگی رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے والے بن جائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں جتنی تباہی مچاتے ہیں، مال اور شُہرت کی محبت اس سے زیادہ تباہی انسان کے دین میں مچا دیتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس جگہ ایک اَور اہم نکتہ ہے، وہ یہ کہ یہ حدیثِ پاک جس کی ہم وَضاحت سننے کی سعادت حاصِل کر رہے ہیں، اس حدیثِ پاک میں تو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ پاک گمنامی پسند کرنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے، اب ایک اَور حدیثِ پاک سنئے! حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جب اللہ پاک اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اے جبریل! میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔ چنانچہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان میں یہ اِعلان کروا دیا جاتا ہے کہ بے شک اللہ پاک فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے، اے فرشتو! تم سب بھی اس سے محبت کرو...!! پس آسمان کے تمام فرشتے بھی اُس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔[1] اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: پھر زمین والوں کے دِل میں اُس بندے کی محبت لازِم کر دی جاتی ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمائیے! ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: جو گمنامی کو پسند کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے، دوسری حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: اللہ پاک جس بندے سے محبت فرماتا ہے، اس بندے کی محبت زمین والوں کے دِل میں لازِم کر دی جاتی ہے اور فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ معلوم ہوا اَللہ پاک گمنامی کو پسند کرنے والے سے محبت فرماتا ہے مگر اپنے محبوب بندے کو گمنام رہنے نہیں دیتا۔

323

1...بخاری، کتاب: بدءُ الخلق، باب: ذِکْرِ ملائکہ، صفحہ: 824، حدیث: 3209۔
2...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورۃ مریم، صفحہ: 730، حدیث: 3161۔

دیکھئے! حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے گمنامی اختیار کی تو مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ میں صحابۂ کرام اور خلفائے راشدین کے سامنے حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بیان فرمائی، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ گمنامی پسند تھے، اللہ پاک نے آپ کی عزت و شہرت کو ایسی ہمیشگی عطا فرمائی کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام پاک زبان پر آئے تو سَر اَدَب سے جھک جاتے ہیں، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شہرت طلبی سے پاک تھے، اُن کے دربار شریف پر آج بھی لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے گھر رِہ کر قلم کے ذریعے دِین کی خدمت کی، شہرت طلبی سے کوسوں دُور رہے، اللہ پاک نے مَسْلَکِ رضا کو دُنیا بھر میں عام کر دیا۔ معلوم ہوا جو بندہ شہرت طلب کرے، دُنیا کی عارضی، فانی جھوٹی شہرت کے پیچھے بھاگتا پھرے، اسے اگر شہرت مل بھی جائے تو عارِضی ملتی ہے، پھر بالآخر ایک نہ ایک دِن وہ قبر میں اُترتا ہے اور ساتھ ہی اُس کی شہرت بھی ختم ہو جاتی ہے مگر جو شہرت کے طلب گار نہ ہوں بلکہ صِرْف اپنے مالِک و مولیٰ کی، اپنے پاک پروردگار کی رِضا چاہتے ہوں، وہ چاہے بظاہِر دُنیا سے پردہ بھی فرما جائیں مگر اُن کی شہرت، اُن کی عزّت، اُن کی محبت دلوں میں جوں کی تُوں برقرار رہتی ہے۔ صُوفیاء فرماتے ہیں: مَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْكُلُّ جو اپنے مالک کی رِضا چاہتا ہے، اللہ پاک اسے سب کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

لیکن اس جگہ ایک باریک شیطانی چال سے بچنا بھی بہت ضروری ہے، امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ شیطان مخلص دوست بن کر وسوسہ ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے: اے بندے! تُو چھپ کر نیک اَعْمَال کر، اللہ پاک خود ہی تیرے اَعْمَال کو لوگوں میں مشہور

کر دے گا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بھی شیطان کی باریک چال ہے، یُوں کہہ کر شیطان بندے کو رِیاکاری میں مبتلا کر دیتا ہے، جسے یُوں وسوسہ آئے، اسے چاہئے کہ اس وسوسہ کو یہ کہہ کر ناکام بنادے کہ میں شہرت کا طلب گار نہیں ہوں، میں نہیں چاہتا کہ میری نیکیاں عوام میں مشہور ہوں، میں تو بَس اللہ پاک کی رِضا چاہتا ہوں، وہ میرے اعمال کو ظاہِر کرے یا نہ کرے، یہ اُس کی مرضی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال! آج کے پُورے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ بےشک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی یعنی دُنیا، دُنیوی مال و دولت سے بے نیاز رہنے والے اور گمنامی کی خواہش رکھنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ تینوں اعلیٰ اَوصاف نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام "تفسیر سننے سنانے کا حلقہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں جہاں گناہوں سے بچنے، نیکیوں کو اپنانے اور شریعت پر عمل کی ترغیب دی جاتی ہے، وہیں یہ ذہن بھی دیا جاتا ہے کہ ہم شرعی تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کو کیسے بہتر سے بہترین بنا سکتے ہیں، جنّت کی تیاری کیسے کرسکتے ہیں؟ مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتیں، سُنّتوں بھرے اجتماعات میں ہونے والے بیانات، درس و بیان کے حلقے اور فجر کی نماز کے بعد **"تفسیر سننے سنانے کا حلقہ"** سب اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد "تفسیر سننے سنانے کا حلقہ" دعوتِ اسلامی کے 12 دینی

1...منہاج العابدین، صفحہ:136۔

کاموں میں سے ایک دینی کام ہے۔ جس میں روزانہ 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُ العرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے ۔بعدِ فجر تفسیرِ قرآن سننے سنانے کے حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے چنانچہ

نبیِّ مکرَّم ،نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فَرمانِ مُعَظَّم بُخاری شریف میں ہے:**خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ** یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے جس نے قُرآن سِیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔[1]

بَعدِ فَجْر تفسیر سننے سنانے کے حَلقے میں شِرْکَت سے تِلَاوَتِ قرآن پاک، ترجمہ و تفسیر، فیضانِ سُنّت کے چار صفحات کا دَرْس، اَوراد و وَظائف، اَولیائے کِرام کے تذکروں سے مَعْمُور شجرہ شریف پڑھنے سننے کی سَعادَت پا کر دِن کا آغاز کرنا کتنا بابرکت ہو گا۔ گویا کہ بَعدِ فَجْر تفسیر سننے سنانے کا حَلقہ اُمورِ خَیر کا مجموعہ ہے۔

شعبہ مَدَنی قافلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی حقوق العباد کی بجا آوری کا ذہن دینے کے لیے عاشقانِ رسول کو مَدَنی قافلوں میں سفر کا ذہن دیتی ہے، کیونکہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرکے کئی لوگوں کو حقوق العباد کی بجا آوری کا ذہن بنا

[1] ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم... الخ، ۳/۴۱۰، حدیث:۵۰۲۷

www.dawateislami.net

ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ راہِ خدا کے مسافِروں کی تو کیا بات ہے! لہٰذا اگر آپ بھی حقوق العباد کی بجا آوری کا نسخہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کو اپنا معمول بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہیں میں سے ایک ”شعبہ مَدَنی قافلہ“ بھی ہے۔اس شعبے کا کام عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو ساری دنیا میں عام کرنے کے لئے ہر اسلامی بھائی کو زندگی میں ایک ساتھ 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ میں شیڈول کے مطابق 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کے لئے تیار کرنا، سفر کروانا اور نیکی کی دعوت دینے والا بنانا ہے۔اس شعبے کے تحت سُنّتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شمار مَدَنی قافلے مختلف ملکوں (Countries)، شہروں (Cites) اور گاؤں دیہات (Villages) وغیرہ کی طرف سفر کرتے رہتے ہیں، عِلْمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لٹاتے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شعبہ مَدَنی قافلہ کے تحت کئی مقامات پر دارُالسُّنَّۃ قائم ہیں جن میں دور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی تربیت پاتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنّتوں کی تربیت پاکر پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں۔ اللہ کریم ”شعبہ قافلہ“ کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔ (مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۲۶۴۰) (2) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ'' یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ (المسند لامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ...الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲۔) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث: ۴۰۶۳، ص ۲۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿اعلان﴾

اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے

1...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

www.dawateislami.net

پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رحمۃُ اللہِ علیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

1... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ:65۔
2... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ:277۔
3... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔
4... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ:125۔

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (1)

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (2)

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ (3)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 19 مئی 2022ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل

1...الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
2...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
3...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔

www.dawateislami.net

دورانیہ 15منٹ

اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول

☆اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیامیں سود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳)☆عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتاہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تومشکل ضرور ہے۔(ایضا، ص۲۱)☆ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا وخوشنودی کے لئے ہو۔(ایضا، ص۲۵)☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ (ایضا، ص۱٦)☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(ایضا، ص۱٦)☆بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھودیتے ہیں۔(ایضا، ص۲٦)

☆حضرت مالک بن دینار رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبۃ وما یتعلق بہا، ص۳۷۴)☆دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پَرْوَر ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆کامل ایمان والوں کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "کامل ایمان والوں کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (فیضانِ دعا، ص ۲۴۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یااِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا ''ماہنامہ فیضانِ مدینہ'' کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا

سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26)کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28)گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا

؟(48)اپنے والدین اور پیر و مُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی(خصوصاذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یامَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یااِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف

کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کااِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد